# قادیانیوں کے مکمّل بائیکاٹ پر مُتّفقہ فتویٰ

## قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

بریلوی مکتبہ فکر

عُلَمَاءِ کِرَام، مُفتیانِ عظام کا مُتّفقہ فیصلہ

مرکزِ سراجیہ پاکستان لاہور

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

1) قادیانی/مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

2) قادیانیوں/مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

مُرتّب: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب


مرکز سراجیہ

گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان

Tel: 0092 42 35877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

# فہرست

# ترتیب عنوانات

صفحہ نمبر


- عرض ناشر — 7
- حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ — 10
  مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا شریف ساہیوال
- حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ — 16
  مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
- حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ — 20
  امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
- استفتاء — 24
- ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری شہیدؒ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ — 26
- فتویٰ مولانا مفتی ابوسعید محمد امین صاحب دامت برکاتہم — 27
- دارالافتاء دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا — 43
  - حضرت مولانا مفتی اصغر علی صاحب مدظلہ
- جامعہ فریدیہ ساہیوال — 44

- ❑ دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف 45
  بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
  - ❁ مفتی شیر محمد خان صاحب مدظلہ، مفتی محمد اقبال شاہ گیلانی صاحب مدظلہ
- ❁ سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری صاحب مدظلہ کرمانوالہ شریف اوکاڑہ 50
- ❑ دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور، دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 51
  - ❁ شہید ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد ہاشم صاحب مدظلہ، علامہ غلام نصیر الدین مدظلہ، مولانا عبدالستار سعیدی صاحب، مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی صاحب
  - ❁ علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ، علامہ خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ، مفتی محمد تنویر القادری صاحب مدظلہ، مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب مدظلہ
  - ❁ مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ
  - ❁ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
  - ❁ مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی
  - ❁ مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ گجرات
  - ❁ پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ، جسٹس (ر) میاں محمد نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ
- ❁ مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ 52
- ❑ دارالافتاء منہاج القرآن 53
  - ❁ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مدظلہ
- ❑ دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور 53
  - ❁ مفتی غلام رسول اشرفی صاحب، سید عثمان علی شاہ صاحب، مولانا عبدالقدیر صاحب
- ❁ حضرت مولانا مفتی محمد حسن علی رضوی صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ غوثیہ میلسی 56
- ❑ جامعہ رضویہ ٹرسٹ لاہور جناب مفتی رب نواز صاحب مدظلہ 57

- ❑ دربار عالیہ نیریان شریف تراڑکھل سدھنولی جناب محمد وسیم شوکت صاحب مدظلہ 60
- ❑ دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی 61
  - ❁ مفتی عبدالمذنب فضیل رضا صاحب القادری العطاری
- ❁ جناب مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب مدظلہ 64
- ❁ جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ 65
- ❑ جمعیت علماء پاکستان 66
  - ❁ حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان
  - ❁ حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان
  - ❁ حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور
- ❁ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان 67
- ❁ مفتی محمد ھدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان 68
- ❑ آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف 69
  - ❁ صاحب زادہ افتخار الحسن شاہ صاحب جانشین حضرت فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ علیہ
- ❁ حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب اہلسنّت وجماعت میر پور 70
- ❑ درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف 71
  - ❁ حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریجہ صاحب مدظلہ
- ❁ حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب مدظلہ معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا 71
- ❑ تاریخی فتویٰ 72
  - ❁ الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ امیر جماعت رضائے مصطفیٰ

# عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں''۔

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں/مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں/مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید و فروخت، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کردیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون و بیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مئوقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات وفتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اور اس کتاب کا نام ''قادیانیوں کے بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ'' رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میر پور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب ڈاکٹر ندیم مقبول صاحب جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالروف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں / قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنادے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالی اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ **رشید احمد** (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: **مرکز سراجیہ** لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ داڑہ بالا شریف ساہیوال

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ داد ڑہ بالا شریف ساہیوال

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین، اکمل الحمد علی کل حال والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین و خاتم النبیین رسولہ محمدخیر الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنی و علیٰ صحبہ البررۃ التقی والنقی کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون الھم صل علیہ و آلہ وسائر النبیین وآل کل و سائر الصالحین نھایۃ ما ینبغی ان یسئلہ السائلون. اما بعد

اسلام آخری اور برحق دین ہے۔اسلام میں جس طرح توحید ورسالت،نماز،روزہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس امر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مل سکتی ہے۔اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔جو شخص ختم نبوت کا انکار یا تاویل کرے وہ یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار یا اس کی خوبصورت سے خوبصورت تاویل بھی کفر ہے۔ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ،احادیث صحیحہ متواترہ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔فقہا کے نزدیک اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے۔

برصغیر میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔اس نے جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ 25)۔غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔اس نے بتدریج مبلغ اسلام،مجدد،مہدی،مثیل مسیح،ظلی نبی،مستقل نبی،رسول،انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ،گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر

اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق وتوثیق کی۔ جماعت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو مرتد، زندیق اور اسلام سے خارج قرار دیا۔حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے مولانا غلام دستگیر قصوری کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر علمائے حرمین سے اس کی تصدیق کرائی۔ پھر اس کے بعد 1331ھ میں مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ایک مفصل فتویٰ کی ترتیب عمل میں آئی۔اس مفصل فتویٰ میں پہلے مرزا قادیانی کے افکار اور عقائد کو اسی کی کتابوں سے نقل کیا گیا تھا۔ پھر لکھا گیا تھا ''جس شخص کے ایسے عقائد واقوال ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہوسکتا۔لہذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں''۔اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جید مشاہیر علماء کے دستخط ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اہلحدیث مکتبہ فکر میں مرزائیت کے خلاف بیداری پیدا کی اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا۔غرض برصغیر کے تمام مکتبہ فکر کے جلیل القدر علماء کرام نے اس فتنہ کا بھرپور تعاقب کیا۔شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ میں ایک علمی رسالہ ''الشہاب'' تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ کی مرزا قادیانی کی طرف سے بے جا اور باطل تاویلات وتحریفات کا ذکر کر کے قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی سے مرزا قادیانی کو ملحد، مرتد وزندیق ثابت کیا اور ''الشہاب'' کے صفحہ 10 پر مرزا قادیانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ''اسلام کے قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور ان کی حمایت میں لڑتی رہے وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں! جب تک وہ ان تصریحات کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاص پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں''۔شیخ السلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری مرتد اور زندیق ہیں۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے

دوسرے خلفاء حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں پوری طرح سرگرم رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پگاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ، حصرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہوگئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کردیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردیں۔ اس نشہ میں دھت ہوکر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک گیر تحریک چلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصراللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات و رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق اور مولانا سید انور حسین نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت، کاوش اور بھرپور تحریک کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانی کافروں کی قسم مرتد و زندیق سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ عام کافروں کے ساتھ معاملات جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن نے قادیانیوں سے تاریخ ساز سوشل بائیکاٹ کیا۔ چند روشن خیال نادان اس پر چیں بچیں ہوئے۔اس زمانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر ایک استفتاء مرتب فرمایا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔تمام مسالک کے علماء کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لیے فتاویٰ جات تحریر کیے۔مثلاً پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے 28 اگست 1974ء کو فتویٰ مرتب کیا۔اس زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔اسی طرح جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے فتاویٰ مرتب کیا۔

قادیانی آئین جمہوریہ پاکستان کی رو سے خارج از اسلام ہیں۔1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا کہ ہماری نماز، روزہ، عبادات اور دیگر شعائر وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہیں لہذا ہم پکے مسلمان ہیں۔مزید یہ کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کھلے عام شعائر اسلامی کا اظہار کرنے لگے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہلے سے زیادہ تیزی سے لوگوں کے ایمان برباد کرنے لگ گئے۔

26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا۔مگر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی بھی کھلے عام خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔قادیانی اسلام کے غدار اور باغی تو تھے ہی، آئین پاکستان میں ترمیم کے بعد قادیانیوں کا اپنے آپ کو ''مسلمان'' قرار دینا اور شعائر اسلامی کا استعمال کرنے سے یہ آئین اور قانون پاکستان کے بھی باغی اور غدار بن گئے۔

دور حاضر میں چند ''روشن خیال'' نادان قادیانیوں کی اگلی نسلوں کو عام کافر قرار دے کر قادیانیوں سے معاملات اور تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ان حالات میں ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ قادیانی کافروں کی عام قسم نہیں بلکہ وہ کافروں کی بدترین قسم سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زندیق کہا جاتا ہے اور ان سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں ممنوع اور حرام ہیں۔

**مرکز سراجیہ** کے ذمہ داران نے شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، راہنمائی، اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان، مشائخ عظام، ممتاز اسکالر بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات اور معاملات کو حرام اور انکے مکمل بائیکاٹ کو فرض قرار دیا۔ الحمدللہ مرکز سراجیہ اسے اب جامع دستاویز کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ پاک اس دستاویز کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانیوں کی ہدایت کا بہت بڑا واسطہ ہے کیونکہ جب ان کی دکانیں، کارخانے اور کاروبار بند ہونگے تو ضرور توبہ کریں گے انشا اللہ تعالیٰ۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کی گواہی ہے، نصرت دین ہے، اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ اور سرمایہ ہے۔

ان سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا اس فتنہ مرزائیہ کی تقویت اور پھیلنے میں معاونت کا ذریعہ بنے گا جسکا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہمہ قسم کی بیزاری، نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے۔ قادیانیوں، مرزائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تاکہ ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ہر خاص و عام پر فرض ہے کہ ان فتاویٰ پر من وعن پوری طرح عمل کر کے اپنی آخرت کی فکر اور اسکو حق تعالیٰ کی رضاء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جو قادیانیوں کیساتھ ہمہ قسم کے بائیکاٹ ہی میں مضمر ہے۔

ہماری تمام امت سے اپیل ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ان سے معاملات اور تعلقات ختم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ ہم سب کو شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین

حضرت مولانا خواجہ **رشید احمد** صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: **مرکز سراجیہ** لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ داد ڑہ بالا شریف ساہیوال

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زندیق شرعاً اس شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائر اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے مگر بقول علامہ شامیؒ زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفا ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

حضرت ملا علی قاریؒ مرقات جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ پر زندیق کا معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق ملمع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔ (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان جواہر الفقہ جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ''زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملمع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔''

درج بالا عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زندیق مثل منافق نہیں۔ زندیق کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگانِ دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ''زندیق'' کہا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں شیخ موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف '' التحقیق فی الزندیق'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ: فرقہ قادیانیہ جو غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح و مرشد مانتا ہے، یہ فرقہ زمانہ حال کے زنادقہ کبار میں سے ہے اور کسی اسلامی مملکت میں بحکم شرع اسے رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین اسلام میں سے ہے۔

کسی اسلامی مملکت میں یہ فرقہ جزیہ ادا کر کے بطور ذمی بھی سکونت نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے جو لوگ مسلمان تھے اور پھر قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں۔ مرتد ذمی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ مرتد ہونے کے علاوہ زندیق بھی ہیں لہذا ان میں جو اشخاص قادیانیت کے مبلغ و داعی ہوں ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ جیسا کہ اباحیہ و روافض و قرامطہ و زنادقہ فلاسفہ کی توبہ مقبول نہیں اور وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا کہ وہ اسلام کے اندر ہمارے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور جو قادیانی پیدائشی قادیانی ہوں یعنی قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے اور پھر اسی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑے ہو گئے وہ بھی کسی اسلامی مملکت میں از روئے شریعت اسلامیہ سکونت و اقامت کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بھی نہیں بن سکتے بلکہ وہ زندیق ہیں۔ اگر وہ قادیانیت کے داعی و مبلغ ہوں تو ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہو سکتی اور اگر داعی و مبلغ نہ ہوں تو ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

بہر حال پیدائشی قادیانی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)، وہ جزیہ ادا کر کے بھی دار السلام میں اقامت کرنے کے مجاز نہیں۔

۱۔ کیونکہ وہ ختم نبوت جو ضروریات اسلام میں سے ہے کے منکر ہیں۔ درمختار میں ہے واجب القتل ملحدین کے بیان میں **وکذا من علم انه ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمة الخمر و یظهر اعتقادحرمته** انتهیٰ. جب وہ شخص واجب القتل ہے اس الحاد و زندقہ کی وجہ سے بباطن حرمت خمر منکر کا منکر ہوا گر چہ لوگوں کے سامنے حرمت خمر کا اظہار کرتا ہو تو قادیانی جو علی الاعلان ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور زندقہ کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں بطریق اولیٰ واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

۲۔ ان کی زندقہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ بہت بڑا زندقہ ہے۔

۳۔ نیز وہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کی تحریف کرتے ہوئے ان سے اپنی گمراہی پر استدلال کرتے ہیں اور تحریف قرآن و سنت سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا۔ لہذا وہ مثل قرامطہ و باطنیہ ہیں۔

۴۔ نیز وہ شعائر اللہ اور کئی اصول اسلام اور خصائص اسلام کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً وہ غلام احمد کی بیویوں کو امہات المومنین اور اس کے دیکھنے والوں کو صحابہ کہتے ہیں اور اپنی عبادت گاہ کو وہ مسلمانوں کی طرح مسجد کہتے ہیں۔

حالانکہ یہ امور خصائص اسلام میں سے ہیں اور یہ اسلام سے استہزاء ہے۔ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہوسکتا ہے۔ کسی اسلامی مملکت میں کسی کافر فرقہ کو از روئے شرع یہ حق حاصل نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح اذان دے اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے اور اپنے الحاد کی اشاعت کے لیے اسلامی نام استعمال کر کے **تشبّہ بالمسلمین** کرے، یہ اسلام کی سخت بے حرمتی ہے۔ اور اس قسم کی بے حرمتی ایک مستقل زندقہ ہے جو موجب قتل ہے۔

۵۔ جزیہ تو عیسائیت، یہودیت وغیرہ ان ادیان باطلہ کے معتقدین سے لیا جاتا ہے جو قدیم و معروف تھے اور بوقت ظہور اسلام موجود تھے۔ اور جو اپنے آپ کو اہل اسلام کے برخلاف ایک فرقہ شمار کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ لیکن جو فرقہ خود اسلام کا مدعی ہو اس سے کس طرح جزیہ لیا جا سکتا ہے۔ ایسے فرقہ کے بارے میں بعد از تحقیق دو احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر تحقیق کے بعد ان کا مسلمان ہونا ثابت ہوا تو وہ یقیناً مسلمان شمار ہوگا اور اہل اسلام سے جزیہ وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر تحقیق سے وہ کافر ثابت ہوا تو وہ مرتد یا زندیق ہوگا اور مرتد و زندیق سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا۔ بلکہ وہ اگر مصّر ہو تو واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ قادیانی فرقہ احتمال ثانی کے قبیل میں سے ہے وہ مرتد و زندیق ہے **کما مر ا لتفصیل من قبل**۔ وہ کسی طرح دار اسلام میں اقامت و رہائش کے مجاز نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی و بے عزتی و استہزاء کرتے ہیں اور بے حرمتی کرنے والا زندیق ہے۔ وہ نصوص قطعیہ کی تحریف کرتے ہیں اور یہ زندقہ ہے بلکہ تحریف نصوص اسلام کی بڑی بے حرمتی ہے۔

## مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

''قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہٰذا ان کی بیع و شراء، اجارہ و استجارہ، ہبہ کا لین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اسمیں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لئے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفاسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔

۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔''

قادیانیوں سے تجارت اور دنیاوی معاملات کی حد تک تعلق رکھنے والا شخص سخت مجرم اور فاسق ہے ... قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگر چہ ان کو بُرا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے.....

حکومت وقت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خود زندیق بنا ہو یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو۔

.... زندیقہ عورت بھی واجب القتل ہے ... ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ جلد اول ''کتاب الایمان والعقائد'')

ان اصولوں کی روشنی میں قادیانی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ زیر نظر دستاویز میں مزید تفصیلات موجود ہیں اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے موجودہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ جب تک حکومت وقت کی طرف سے قادیانیوں پر شرعی سزا نافذ نہ کر دی جائے اس وقت تک تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ قادیانیوں خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری گروہ کا ہر طرح سے معاشرتی اور معاشی طور پر بائیکاٹ کریں۔

فتنہ قادیانیت اگر زندہ ہے تو اس کی ذمہ داری بھی ہم مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم عملی کام سے کوسوں دور ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ اطلاعات ونشریات کے ناظم کی حیثیت سے ہم تمام عوام الناس سے اپیل کرتے ہیں کہ جو ذمہ اری شریعت نے ہم عوام پر فرض کی ہے یعنی قادیانیوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کم از کم اس کو تو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ اور علماء کرام سے یہ التماس کرتے ہیں کہ اس بات کو وضاحت سے عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

عزیز الرحمٰن ثانی

مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یکم ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

# قادیانیوں سے بائیکاٹ کی اپیل
# حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سبیل

## (یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ھے)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔اگر چہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے حج کرے سب بیکار ہیں۔یہ قرب قیامت کا دور ہے۔روز بروز نت نئے فتنے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ان میں سے ایک خطرناک ترین فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

آج بھی یہ مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔دوستی نوکری چھوکری پیسوں کی ٹوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر اسکے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔بندہ سیدھے لفظوں میں عرض کر رہا ہے اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان نے قادیانیوں کے مکر وفریب میں آکر برطانیہ جرمن یا کسی اور ملک کا ویزہ لے لیا اور کسی قادیانی لڑکی سے شادی کر کے قادیانی بن گیا تو.....

گنبد خضریٰ سے اسکا ویزہ ختم ہو گیا
گنبد خضریٰ سے اسکا رشتہ ختم ہو گیا

اے میرے غیرت مند مسلمان بھائی اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھ اگر خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ ختم ہو گیا تو ہمارے پلے رہے گا کیا؟ پھر ویزہ کب تک کام آئے گا۔شادی کا من تو کب تک پورا کرے گا۔ہماری ساری

امیدوں کا سہارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی ہی تو ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل کوئی پونجی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی تو ہے۔ لہٰذا آقائے دوجہاں سرور کونین فخر دوعالم سرور دوعالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور انکے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں

**"اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے"**

شبہ کا ازالہ

سوال: کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟

جواب: یہ تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

''قادیانیوں کی سونسلیں بھی بدل جائیں تو انکا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ انکا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ انکے بقول پیدائشی ''احمدی'' ہوں قادیانیوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں اور کفر ان کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا۔ کیونکہ انکا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ انکا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔''

اس لئے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی پرزور تائید کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور انکے مکر و فریب سے بچیں۔ عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث و مباحثہ سے اور انکا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔ یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔

یہاں ایک واقع کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو بندہ اکثر مجالس میں سناتا رہتا ہے۔

وہ یہ ہے کہ جامعہ کے شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا ہے اور میرے ذہن میں عجیب قسم کے شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں میں کیا کروں۔حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔فرمایا، ''آپ نے سانپ کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔وہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا''۔فرمان کا مطلب یہ ہے کہ.....قادیانیت کا زہر سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے سانپ کے زہر سے اگر وقت موعود آچکا ہے تو موت آجائے گی لیکن اگر قادیانیت کا زہر سرائیت کر گیا تو وہ دنیا وآخرت دونوں کو تباہ کر دے گا۔لہذا اس فتنے کے بارے میں معلومات رکھنے والے علماء کرام اور محافظین ختم نبوت قادیانیت کے سانپ کو پکڑنے کا منتر جانتے ہیں جب بھی ضرورت ہو فوراً ان سے رجوع کریں۔

جیسے ہمارے ایک نیک استاد صاحب دامت برکاتہم سے ایک فتنہ پھیلانے والی جماعت کے آدمی نے کہا کہ آپ ہماری جماعت کے فلاں آدمی سے بات کریں، وہ آپ کو قائل کر لے گا۔حضرت استاد صاحب دامت برکاتہم فرمانے لگے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکتا خاموش کرا سکتا ہے۔یعنی ایک مسئلہ کا جواب میرے ذہن میں نہیں ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے گودام ہی خالی ہے بلکہ ہمارے اکابرین کا گودام (ہر مسئلہ کے حل اور جواب سے) بھرا ہوا ہے، میں ان سے جا کر معلوم کر لوں گا۔اس لئے کبھی فتنہ پرور کی گفتگو سن کر انکے پیچھے نہ لگیں بلکہ اپنے اکابرین پر ہی اعتماد کریں اور ان سے رابطہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ہر شر اور بالخصوص فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور محافظین ختم نبوت کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

**بجاہ النبی کریم و صلی اللہ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین**

محتاج دعا

محمد احسن نعیمی

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

# قادیانیوں کے مکمّل بائیکاٹ پر مُتّفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

بریلوی مکتبہ فکر

عُلماءِ کِرام، مُفتیانِ عظام کا مُتّفقہ فیصلہ

# محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

# قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

# سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

1۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2۔ مسلمانوں کو جانی ومالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3۔ ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4۔ ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

5۔ دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

**افتونا ماجورین. والله سبحانه یجزل لکم الاجر والثواب**

**وهو المسئول الملهم للحق والثواب.**

**المستفتی**

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

# ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا

# قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

## پر عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب

## دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ


**Dr.Muhammad Sarfraz Naimi Azhari**

Ph.D., M.O.L. (ARABIC), L.L.B.
M.A. (Arabic), M.A.(ISLAMIC STUDIES)
Hon's in Arabic (GOLD MEDDLIST)
FAZIL-JAMIA AZHER.(EGYPT)
FAZIL-JAMIA NAIMIA
**JAMIA NAIMIA**
Garhi Shahu,LAHORE. Off :6306592
PAKISTAN Res :6364523

ڈاکٹر مُحَمَّد سَرفَراز نعیمی ازھری

- ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور
- ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
- سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان


قادیانی قلبی طور پر امت مسلمہ کے دشمن ہیں اس لیے وہ مسلمانوں کو معاشی اور مالی نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہے ان کے نزدیک مسلمانوں کو نقصان پہنچانا انکے مذہب کا حصہ ہے۔

عالم کفر یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسلام اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار کیا جائے چونکہ ان کی تمام تر نگاہیں قادیانیوں پر جمی ہوئی ہیں اس لیے وہ ان کی اقتصادی، معاشی، معاشرتی، دینی، سیاسی اور ہر اعتبار سے کہیں پس دیوار رہ کر اور کہیں اعلانیہ اقلیت کے نام پر مدد کر رہے ہیں چاہے وہ طاقتیں اہل یہود سے ہوں یا اہل نصاریٰ سے یا اہل ہنود اور مشرکین میں سے ہوں۔ اس لیے ہمیں ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے ہمہ وقت آگاہی حاصل کرتے رہنا چاہیے تا کہ انہیں ناکام کر سکیں اس ناکامی کی ایک شکل ان سے مکمل بائیکاٹ بھی ہے جس کی تفصیل سے آپ آئندہ صفحات میں آگاہی حاصل کر سکیں گے۔ جس پر سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے محقق اور عالم باعمل حضرت علامہ ابوسعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

16/8/08

# عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

# قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

## سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

---

**الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ. امابعد**

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُرامن بے ضرر اور مئوثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاحِ معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **وھکذا کان دأب الصحابۃ ومن بعدھم من المؤمنین فی جمیع الازمان فانھم کانوا یقاطعون من حاد اللّٰہ ورسولہ مع حاجتھم الیہ وآثروا رضا اللّٰہ تعالی علی ذلک.** (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ''یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہوگئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہوگی۔ اس پر سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول اللہ ﷺ الیٰ مائھم فقطعه علیھم فلما قطع علیھم خرجوا۔ (زادالمعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حامش مواہب للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں و نھی النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن کلامی و کلام صاحبی (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ (توبہ:118) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہوگئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

**تنبیہ** یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود:113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمھیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (انعام:68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے **عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنھتھم علمائھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللّٰہ قلوب بعضھم علی بعض ولَعَنَھم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطرو ھم اطرا.**

(ترمذی شریف جلد۲ صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بائیکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔''

مذکورہ بالا بائیکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت پر حملے کریں ایسے بد مذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بائیکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگر چہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ:23)

''یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔'' نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ المجادلہ:22)

''یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔''

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

**والكلام على مافى الكشاف من باب التخييل خيل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنين يوادّون المشركين** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممتنع ہے۔'' نیز اسی میں ہے۔

**مبالغة فى النهى عنه والزجر عن ملابسته والتصلب فى مجانبة أعداء الله تعالى۔**

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ

ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابوقحافہ کی زبان سے سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکا رسید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا **أفعلت يا أبا بكر** اے ابوبکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ **قال لا تعد، قال: والله لو كان السيف قريباً مني لضربته** (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

**عن انس قال كان أبو عبيدة قتل أباه وهو من جملة أساری بدر بيده لما سمع منه فی رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مايكره ونهاه فلم ينته۔** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفےٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ **سبحان من كتب الايمان فی قلوب المومنين وايدهم بروح منه.**

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق ومحبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے

**أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ** (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق ومحبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ (ابوداؤد شریف جلد 164 باب حجانبه اهل الاهوأ)

یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰھمّ اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلّین سلما لا ولیئک وعد وّالا عدائک نحب بحبک من احبّک ونعادی بعد عداو تک من خالفک اللّٰھم ھذا الدّعاء وعلیک الاجابة۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب مایقول اذا قام من اللیل)

''یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔''

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ (التوبۃ : 73) کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کرسکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنابریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''قام رسول صلی اللہ علیه وسلم یوم جمعة خطیبا فقال قم یا فلان فأخرج فانک منافق أخرج یا فلان فانک منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم یک عمر بن الخطاب شهد تلک الجمعة لحاجة کانت له فلقیهم وهم یخرجون من المسجد فاختبأ منهم استحیاء أنه لم یشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا و اختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال له رجل: أبشر یا عمر فقد فضح اللّٰه تعالی المنافقین الیوم. (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسیر خازن

جلد3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد3 صفحہ 493)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔'' اور سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ **طرد المنافقین من مسجد رسول اللّٰہ تعالی علیہ وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا **فامر بھم رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخرجوا من المسجد إخراجا عنیفا.** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے **اف لک منافقا خبیثا** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ **فلا تقربن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنونجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمر کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

(سورة ممتحنه:4)

''یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔''

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ یقول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال أولیائی ویعاد أعدائی۔ (صفحہ 35 جز 28) ''یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔''

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبویؒ نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ وروی عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال اوحی اللّٰہ تعالی الی موسیٰ علیہ السلام قال یاموسیٰ ھل عملت لی عملا قط قال الھی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک وذکرت لک فقال اللّٰہ تعالیٰ یا موسی ان الصلوۃ لک برھان والصوم لک جنۃ والصدقۃ لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت

لی فقال دلّنی علی عمل ھو لک قال یا موسی ھل والیت لی ولیا وھل عادیت لی عدوا. فعلم ان احب الا عمال الی اللّٰہ تعالیٰ الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ. (درۃ الناصحین صفحہ 210) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برھان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔'' اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنا مقبول ومحبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

دو محبتِ متبائنہ جمع نشوند جمع ضدین محال گفتہ اند محبتِ یکے مستلزمِ عداوتِ دیگر است

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہوجائے گی۔ نیز فرمایا

وعلامتِ کمالِ محبت کمالِ بغض است با اعداءِ او صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض وعداوت ہو۔ نیز فرمایا

وباکفار کہ دشمنان خدائی عزوجل اند و دشمنانِ رسولِ وے علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات دشمن باید بود ودر ذل وخواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ عزت نباید داد واین بیدولتان را در مجلسِ خود راہ نباید

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل وخوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، در رنگِ سگانِ ایشان را دور باید داشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

''یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔''

نیز فرمایا'' پس عزتِ اسلام در خواریِ کفر واہلِ کفر است کسیکہ اہلِ کفر را عزیز داشت اہلِ اسلام را خوار ساخت۔''

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

''یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر وکفار کو خوار وذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔''

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا'' راہیکہ بجنابِ قدسِ جد بزرگوارِ شما علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات میرساند نیست اگر باین راہ رفتہ نشود وصول بآن جناب قدس دشوار است۔''

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

''یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔''

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

## بدمذہبوں (قادیانیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے

حدیث نمبر 1: عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى اٰخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤكم فاياكم واياهم لايضلونكم ولا يفتونكم. (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 10 باب النهى عن الرواية الخ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمھارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہٰذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔''

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل وفریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بدمذہبوں (قادنیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بددین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ حسبنا الله ونعم الو كيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار غیروں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ عن اسماء بن عبيد قال دخل رجلان من اصحاب الا هواء علىٰ ابن سيرين فقالا يا ابابكر نحدثك بحديث فقال لا فقالا فنقرء عليك آية من كتاب الله فقال لا لتقو مان على اولا تو من قال فخر جا فقال بعض القوم يا ابوبكر وما كان عليك ان يقرا عليك آية من كتاب الله

**قال انی خشیت ان یقرا علی آیة فیقرا ذلک فی قلبی ۔** ''یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بدمذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب وخاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بدمذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بدمذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ تو بدمذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اَن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سُننی چاہیے۔ **ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ العلی العظیم.**

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ **فقیل لہ فقال ازایشان** کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بدمذہبوں میں سے تھا۔

حدیث پاک نمبر 2..... **قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس ھذہ الامة المکذبون باقدار اللّٰہ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتو افلا تشھدوھم وان لقیتمو ھم فلا تسلموا علیھم.** (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰ باب فی القدر) ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا وقدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادنیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

## بزرگانِ دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا **من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر لہ من نفسہ العداوة والبغضاء** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بدمذہب (بدعتی) سے انس

ومحبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا''۔

**نیز فرمایا من ضحک إلی مبتدع نزع اللّٰہ تعالیٰ نور الایمان من قلبه ،ومن لم یصدق فلیجرب** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔''

تفسیر روح البیان میں ہے۔ **روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل له مافعل اللّٰہ بک فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انک لم تعاد عدوی فی الدین.** (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

''وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔'' یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ **فکیف حال القاعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین** (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک **ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السئ** (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ''یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہٰذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بدمذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے تا کہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقی نے فرمایا **فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم و ان لم یعمل بعملهم** (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ''یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب

میں شریک ہوگا۔ اگر چہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔''

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ **ان الغلظة علی اعدآء اللّٰہ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأمورا بالغلظة علیھم فما ظنک بغیرہ فھی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب کما قال تعالیٰ أشداء علی الکفار** (روح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۶۷) ''یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔''

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے **من احب صاحب بدعة احبط اللّٰہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی جس کسی نے بدمذہب (بدعتی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا''۔

نیز فرمایا **واذا علم اللّٰہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعة رجوت اللّٰہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (بدعتیوں جیسے قادیانیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔''

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے **من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط اللّٰہ تعالیٰ حتی یرجع** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے جنازہ میں گیا وہ لوٹنے تک خدا تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔''

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانیؒ کا ارشاد مبارک **وان لایکاثر اھل البدع ولا یدانیھم ولا یسلم علیھم** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی بدمذہبوں (بدعتی جیسے قادیانی) کے (جلسوں وغیرہ میں شرکت کر کے) ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔'' نیز فرمایا **ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یھنیھم فی الا عیاد واوقات السرور ولا یصلی علیھم اذاماتوا ولا یترحم علیھم اذا ذکروا بل یبائنھم ویعادیھم فی اللّٰہ عزوجل معتقدا ببطلان مذھب اھل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر.** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) ''یعنی بدمذہبوں (جیسے قادیانی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان

(جیسے قادیانیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔''

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔

(ملفوظات مولانا احمد رضا خانؒ حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ (الاعراف : 163)

''یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورہ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ ونخلع ونترک من یفجرک یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## مسلمان بھائیوں سے اپیل

میرے مسلمان بھائیو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار اپنے ایمان کو بچاؤ۔ اپنے بیگانوں کو پہچانو اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو

مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو خدا تعالیٰ دوست و دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان ارید الاصلاح ماستعطت وما توفیقی الا باللہ.

طالب دعا: سنگ دربار سلطانی

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

3 جمادی الآخری 1394ھ

تتمہ نمبر 1..... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

(حدید:13)

''یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا''۔ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2..... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسین:59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج

فقیر ابوسعید غفرلہٗ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ
کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ۔
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ قادیانی ایسا مرتد اور کافر جس کی نسبت
تمام علماء کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ۔ من شک فی کفرہ فقد کفر
اسے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا
تو درکنار جو اس کے کفریہ اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں تھوڑا سا بھی شک کرے
وہ بھی کافر و مرتد ہے ۔ قادیانی عقیدے والے کو کافر و مرتد نہ ماننے والے مرد عورت
کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ اگر ہوگا زنائے خالص ہوگا ۔ اولاد ہوئی
تو حرام کی ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے ۔ لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ
ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احدٍ کذا فی المبسوط
جس مسلمان عورت کا دھوکے یا غلطی سے یا جہالت سے ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہو جائے
جو قادیانی ہو ۔ اس پر فرض ہے ۔ کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے ۔ تاکہ زنا سے بچے ۔
ایسی طلاق کی بھی ضرورت نہ ہے ۔ کیونکہ طلاق تو تب ہو ۔ کہ پہلے نکاح منعقد ہو ۔
ان براہین ساطعہ کی روشنی میں ہر اہل سنت صاحب ایمان مسلمان پر لازم ہے ۔ کہ وہ قادیانیوں
کے ساتھ ہر قسم کے دینی دنیاوی تعلقات منقطع رکھیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل اسلام کو
دینی حمیت اپنانے کی توفیق انیق سے نوازے
آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ۰ ۲۲/۱۰/۲۰۰۸

محمد احمد علی عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم اضیاء
شمس الاسلام سیال شریف
(سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ) ساہیوال

040-4466685
040-4466985
فیکس
040-4460985


تاریخ 07-7-09

قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم وستم کا فطری ردّعمل

## قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ

اسلام امن وآشتی اور رواداری کا علم بردار ہے جس طرح اہل اسلام کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھتا ہے۔اسی طرح غیر مسلموں کی بھلائی کا بھی تقاضا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم والدین کے ساتھ بھی اسلام حسن سلوک چاہتا ہے(۱)۔حضور ﷺ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو انکی مشرکہ والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا صلہ رحمی کا حکم فرمایا(۲)۔بالکل اسی طرح جن مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ قتال کیا نہ کوئی دوسرا ظلم،ان کے ساتھ بھی نیک سلوک کو روا رکھا گیا(۳) تاہم کفار ومشرکین کے ساتھ دوستی کرنا اور محبت کا رشتہ رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے(۴) مصلحت (جلب منفعت و دفع مضرت) اگر کافروں،مشرکوں اور زندیقوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا تقاضا کرے تو ہنگامی حالات میں اس ہتھیار کو استعمال کرنا بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے(۵) جب کبھی مصلحت نے بعض مسلمانوں کے خلاف بھی سوشل بائیکاٹ کا ہتھیار استعمال کرنا مناسب قرار دیا ہے تو یہ ہتھیار استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر دو اصحاب کے ساتھ بات چیت تک کرنے سے منع کر دیا تھا(۶) غرض یہ کہ استصلاح کے لیے اسلام سوشل بائیکاٹ کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

قادیانی جو کہ اپنی تمام تر توانائیاں اہل اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔عالمی سطح پر عیسائیوں اور یہودیوں کے مقاصد واہداف کو قریب کرنے کے لیے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ضروری ہے کہ اہل اسلام اپنے بھرپور دینی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور انکے ساتھ قلبی میلان سے سخت اجتناب کریں قادیانیوں کے خلاف اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنا فرقہ واریت نہ سمجھا جائے بلکہ اسلام کی صحیح شناخت کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا جائے۔قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ ان سے ظلم ستم نہیں ہے بلکہ قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم وستم کا فطری ردّعمل ہے۔

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

4 جولائی 2009ء

---

(۱)لقمان 31=15
(۲)بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث 2620
(۳)الممتحنہ 60=8
(۴)المائدہ 5=51
(۵)ھود 11=113
(۶)التوبہ 9=118

# دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
## بانی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر وہ شخص جو بھی مدعی نبوت کاذب ہو اور ایسے کاذب نبی کو جو بھی اللہ تعالیٰ کا سچا نبی سمجھے وہ کافر و بے دین ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کسی نے بھی دعویٰ نبوت کیا امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے اور اس کے کافر و بے دین ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

ایسے لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور ان سے محبت کا رشتہ استوار کرنا شرعاً ممنوع ہے

ارشاد خداوندی ہے

یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰبائکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون سورہ توبہ

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت اور دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا

نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور مخالفت کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰبائھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللہ

الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۔

سورۃ المجادلہ ۔

یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں ۔ یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبہ والے ہوں ۔ یہ وہ لوگ ہیں نقش کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے اپنے فیض خاص سے اور داخل کرے گا انہیں باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں ۔ وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے ۔ یہ (بلند اقبال) اللہ کا گروہ ہیں سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہوگیا ۔

اس آیت میں بڑی صراحت سے اس حقیقت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اگر وہ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو یہ ناممکن ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی محبت پائی جائے ۔ جس طرح پاک اور پلید پانی ایک برتن میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح نور ایمان اور دشمنان اسلام کی دوستی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ۔ جو ایمان کا مدعی ہے اور کفار و منافقین کیساتھ بھی دوستی کے تعلقات رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو فریب دے رہا ہے ۔ اللہ کا بندہ اللہ کریم کے دشمنوں سے خواہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیتا ہے ۔

ان میں سے چند قریبی رشتہ داروں کا صراحتہً ذکر فرما دیا ۔ اولاد کو اپنے والدین سے محبت بھی ہوتی ہے اور ان کا ادب اور لحاظ بھی ہوتا ہے ۔ لیکن اگر باپ دین کا دشمن ہو تو بیٹا اس کی پرواہ تک نہیں کرتا اسی طرح باقی رشتے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے ۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب غلامان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میدان اُحد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آراء ہوئے تو جو بھی ان کا مدمقابل بنا ۔ انہوں نے بلا تامل خاک و خون میں ملا دیا ۔ حضرت ابو عبیدہ جب میدان بدر میں گئے ۔ تو ان کا باپ عبداللہ ان کے سامنے آیا ۔ آپ نے اپنی تلوار کے وار سے اس کا سر قلم کر دیا ۔ ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ نے شان رسالت میں کچھ گستاخی کی تو آپ نے اسے اس زور سے

دھکا دیا۔ کہ وہ منہ کے بل زمین پر آگرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ابوبکر نے عرض کیا۔ میرے آقا اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابو قحافہ مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ بدر کے دن صدیق اکبر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو للکارا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا دعنی اکون فی الرملۃ الاولے ۔ میرے آقا مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں شہداء کے پہلے گروہ میں داخل ہو جاؤں ۔ حبیب کبریا علیہ الطیب التحیۃ والثناء نے فرمایا

متعنا بنفسك يا ابابكر ما تعلم انك عندي بمنزلة سمعي وبصري ۔

اے ابوبکر! ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے دے تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میرے کان اور میری آنکھ کی طرح ہے ۔ اسی طرح حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبید کو احد کے روز قتل کیا۔ بدر کی جنگ میں ایک انصاری نے ان کے بھائی ابو عزیز بن عمیر کو گرفتار کر لیا۔ وہ اسے رسی سے باندھ رہا تھا۔ تو حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا اس کو خوب کس کر باندھنا اس کی ماں بڑی مالدار ہے مگر اں قدر فدیہ ادا کرے گی ۔ ابو عزیز نے کہا مصعب تم بھائی ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو آپ نے جواب دیا تیرا میرا بھائی چارہ ختم ۔ اب یہ انصاری میرا بھائی ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے ۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام ابن مغیرہ کو قتل کیا ۔ اور سیدنا علی سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اپنے قریبی رشتہ داروں عتبہ شیبہ اور ولید کو تہہ تیغ کیا۔ شمع نبوت کے پروانوں نے عملی نمونہ پیش کیا۔ اور دنیا کو بتا دیا کہ ان کے دلوں میں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور بس ۔

تفسیر ضیاء القرآن

اسی آیت کریمہ کے تحت حضرت صدر الافاضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت اور اختلاط جائز نہیں ۔

(2) واذا رايت الذين يخوضون في اياتنا فاعرض عنهم حتى يخوضوا في حديث غيره واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين ۔

اور (اے سننے والے) جب تو دیکھے انہیں کہ بے ہودہ بحثیں کر رہے ہیں ہماری آیتوں میں تو منہ پھیر لے ان سے یہاں تک کہ وہ الجھنے لگیں کسی اور بات میں اور اگر (کہیں) بھلا دے تجھے شیطان تو مت بیٹھو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس ۔

حضور ضیاء الامت اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں صحبت کا اثر مسلم ہے۔ انسان اپنے ہم نشین کی عادات اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ جن کا رات دن کا مشغلہ اسلام پیغمبر اسلام اور قرآن حکیم پر طعن و تشنیع کرنا ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا دل بھی ان کی باتوں سے متاثر ہونے لگے۔

آج کل کی عام گمراہی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی ضرر نہیں سمجھتے نتیجہ وہی نکلتا ہے کہ متعدی مرض کے مریض کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن۔

اسی آیت کے تحت حضرت صدر الافاضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں "اور ان کی ہمنشینی ترک کر۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو۔ مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا، سننے کیلئے شرکت کرنا جائز نہیں۔ اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں۔ جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے"

اسی آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اپنی تفسیر نعیمی صفحہ "570" کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ظالم قوم کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔ پھر ان کو تبلیغ و ہدایت کیسے کی جائے گی۔ قریب رہ کر تبلیغ آسان ہے دور کی تبلیغ سے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حکم صحبت و الفت سے کفار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے خلاف بکواس کر رہے ہوں۔ تبلیغ کے لیے ان کے پاس آنا جانا ان سے الفت کرنا تاکہ نرمی اور اخلاق سے مشرف باسلام ہو جائیں یہ عبادت ہے۔ جیسا کہ آیت کی روشنی سے

(3) وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بھا و یستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع

المنافقین والکافرین فی جھنم جمیعًا

اور تحقیق اتارا اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ حکم کتاب میں کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کو کہ انکار کیا جا رہا ہے ان کا اور مذاق اڑایا جا رہا ہے ان کا تو مت بیٹھو ان (کفر و استہزاء کرنے والوں) کے تو یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی دوسری بات میں۔ ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اکٹھا کرنے والا ہے سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں

اس آیت کے تحت حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی مجالس جن میں کتاب الٰہی کا انکار کیا جائے اور اس کی آیتوں کا مذاق اڑایا جائے شرکت کرنے ممانعت کی گئی تھی۔ اس حکم کی یاد تازہ کرائی جا رہی ہے۔ جو شخص مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ تمام گمراہ فرقوں کی مجلسوں اور جلسوں میں جا کر بیٹھنے کا یہی حکم ہے کیونکہ صحبت کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہتا"

لھذا مرزائی قادیانیوں سے نکاح ناجائز ان کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ ایمان بچانے کیلئے سادہ لوح اور نابلد لوگوں کا اجتناب از حد ضروری ہے کہیں ان کی مجالست و موانست سے ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ ان کی مالی معاونت کرنے سے ہر چیز لازمی ہے تاکہ ان ذرائع کو اپنے عقائد باطلہ کی ترویج کیلئے استعمال نہ کر سکیں اس ناچیز کی طرف سے بھی مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہی اپیل ہے جو حضرت علامہ مفتی ابو سعید خادم الحرمین صاحب مدظلہ العالیہ نے کی ہے میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ کے بھولے بھالے امتیو! ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار۔ اپنے ایمان بچاؤ اپنے بیٹے کو دیکھ لو۔ اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ دوست دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

شیر محمد خان

خادم دار الافتاء المحمدیہ الغوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

۱۹-۱۰-۵۸

مفتی دار الافتاء المحمدیہ الغوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

صحیح الجواب

۱۹-۱۰-۵۸

# سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری صاحب کرمانوالہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ قادیانی کافر، مرتد منافق، ملحد اور زندیق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لعین اور اسکی ذریت سے لیکر عام قادیانی اور انکی آنے والی تمام نسلوں میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سرکار دوعالم آقائے دوجہاں رحمۃ لعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنے کا جرم پایا جاتا ہے۔ قادیانی/مرزائی تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم الرضوان کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ ان گستاخوں کے بارے میں کسی قسم کا نرم رویہ رکھنے والا خود بھی غیرت ایمانی سے محروم ہے اور اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مشکوک ہے۔ آپکے سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

الف..... امت اسلامیہ اِس فرد یا جماعت کے ساتھ ہر قسم کے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت قطعی حرام ہے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

د..... ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں سے، مال بالکل نہ خریدا جائے اور انکا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کرنا فرض عین ہے۔

ہ..... انکی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، ہسپتالوں میں جانا اور انکے ڈاکٹروں سے علاج کروانا حرام ہے۔

ر..... ان سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے یہی شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ز..... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات ہرگز ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ ہم خود بھی کرتے ہیں اور تمام امت مسلمہ سے اس مقاطعہ یا بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ہمارے پاس بہترین نسخہ یہی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی علامت ہے۔ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری اپیل ہے کہ اگر ہم قادیانیوں/مرزائیوں کا مکمل مقاطعہ یعنی بائیکاٹ نہیں کرتے تو ہم سرکار مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضریٰ میں دل دکھاتے ہیں اور شافی محشر وساقی کوثر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سامان کرتے ہیں جس سے اللہ عزوجل بچائے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں بہت سخت تھے۔ آپ نہ صرف قادیانیوں/مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کا حکم جاری فرماتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس سے قادیانی نوازاپنی حیثیت کا اندازہ لگالیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری

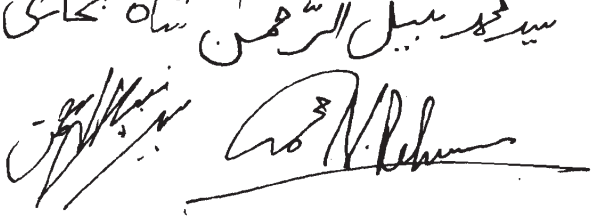

# دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

# دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب: مسئولہ صورت میں زندیق وہ کافر ہے جو حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اگر ایمان ظاہر کرے بھی تو درحقیقت باطن میں کافر ہوتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتا ہے، تو ایسے شخص کے متعلق قتل کا حکم ہے ردّ المختار فتاویٰ شامی میں ہے، (قولہ وکذا الکافر بسبب الزندقۃ) قال العلامہ ابن کمال باشا فی رسالتہ الزندیق فی لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری تعالیٰ وعلی من یثبت الشریک وعلی من ینکر حکمتہ اسی میں ہے والاعتراف بنبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی میں ہے یقتل ان لم یسلم لانہ مرتد، فتاویٰ رضویہ میں ہے، مرتد مرد خواہ عورت سے دنیا بھر میں کسی سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ اولاد ہوگی ولد الحلال نہیں ہو سکتی، فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد، لہذا جب نکاح ہی باطل تو اولاد کیسے حلال ہو سکتی ہے،

تو مذکورہ بالا مرزائی قادیانی کہ اپنے کو صحیح العقیدہ مسلمان بتاتے ہیں مگر ان کے عقائد کفریہ ہیں جیسا کہ سوال کے ساتھ لف ثبوت سے ظاہر ہے، لہذا ایسے بے دین و بدعقیدہ لوگوں سے مکمل مقاطعہ کیا جائے، قرآن مجید میں ہے، ~~[illegible]~~ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین، یعنی اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے، آیت کے تحت تفسیر احمدیہ میں ہے۔ دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود مع کلھم ممتنع، یعنی اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں، دوسرے مقام پر ہے، ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار، یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی صحیح مسلم شریف میں ہے، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم، یعنی ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں، ایک اور حدیث ہے، فرمایا، لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم، یعنی نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ساتھ پانی پیو نہ پاس بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو، اور فرمایا، وان مرضوا فلا تعودھم وان ماتوا فلا تشھدوھم، یعنی وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو، اور فرمایا، لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم، یعنی ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، اور فرمایا وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم، یعنی اگر ان سے ملاقات ہو تو سلام نہ کرو، الغرض کہ ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ لازم ہے، جب ہر قسم کا بائیکاٹ لازم تو سوال میں مذکور تمام جزئیات کے متعلق بائیکاٹ لازم، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

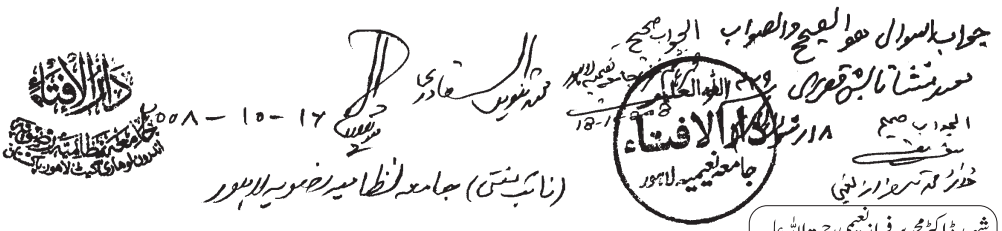

شہید ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

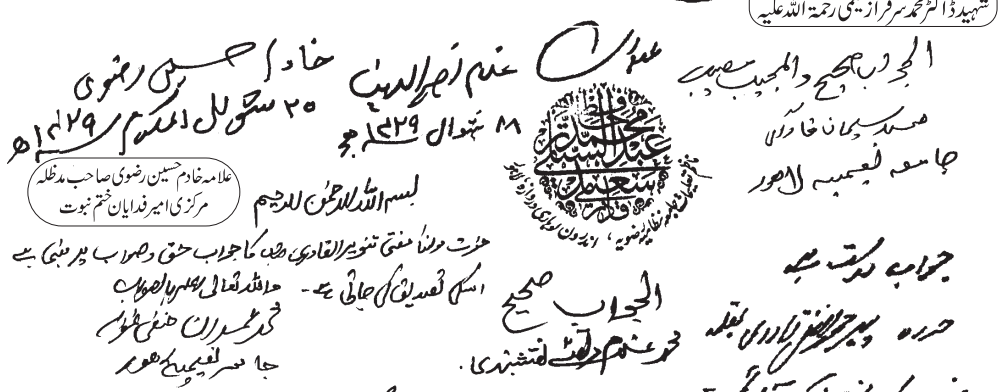

علامہ خادم حسین رضوی صاحب مدظلہ
مرکزی امیر فدایان ختم نبوت

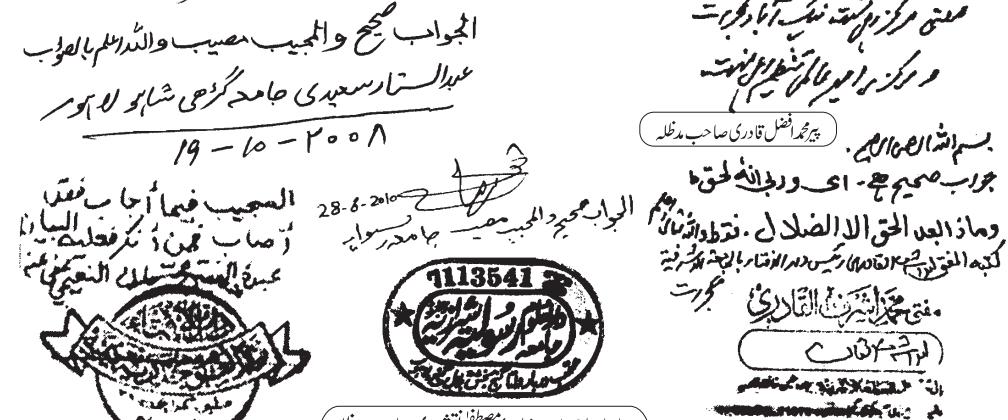

پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ

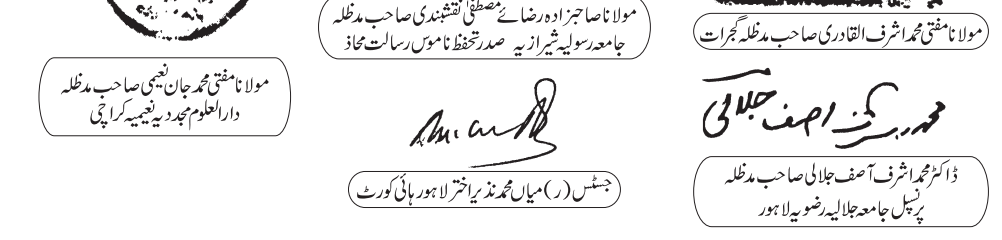

مولانا مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ گجرات

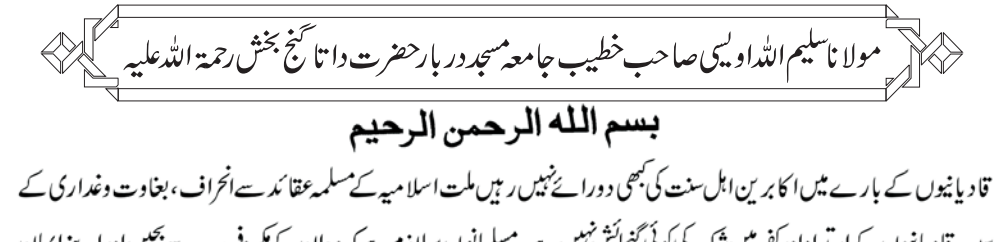

مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی صاحب مدظلہ
جامعہ رسولیہ شیرازیہ صدر تحفظ ناموس رسالت محاذ

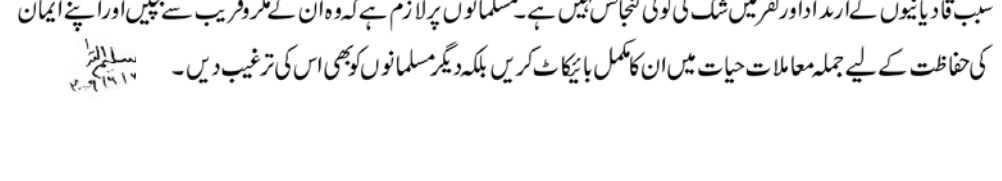

مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب مدظلہ
دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی



ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ
پرنسپل جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور



جسٹس (ر) میاں محمد نذیر اختر لاہور ہائی کورٹ

## مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب خطیب جامعہ مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے بارے میں اکابرین اہل سنت کی کبھی دورائے نہیں رہیں ملت اسلامیہ کے مسلمہ عقائد سے انحراف، بغاوت وغداری کے سبب قادیانیوں کے ارتداد اور کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے مکروفریب سے بچیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے جملہ معاملات حیات میں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

# دارالافتاء منہاج القرآن

دار الافتاء
تحریک منہاج القرآن
365۔ ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حوالہ نمبر: 662
تاریخ: 7.9.2008ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ زندیق۔ مخلوق کو قدیم ماننے والا۔ جو آخرت پر یقین نہ رکھے۔ فارسی معرب ہے۔ توحید پر ایمان نہ رکھنے والا۔ عرب اس کا مترادف ملحد مانتے ہیں۔ دہریہ بھی اسے کہتے ہیں۔ اس کی جمع زنادقہ ہے۔ ص ۹۲
علامہ ابن منظور م ۷۱۱ھ۔ لسان العرب ج ۶
طبع بیروت۔

۲۔ زندیق بے دین۔ کافر۔ باطن میں کفر ظاہر میں ایمان۔
لویس معلوف / المنجد ص ۵۲۳

۳۔ جو قادیانی پہلے مسلمان تھے بعد میں قادیانی بنے وہ مرتد ہیں۔ ان کی اولاد اگر قادیانی دجال کو نبی مانیں تو کافر و زندیق۔

۴۔ مسلمانوں کا کفار و مرتدین اور زندیق کے ساتھ کیا تعلق۔ ان سے دعا سلام رکھنا۔ تعلقات قائم کرنا۔ ان کے ساتھ کھانا پینا۔ ان کی محفل میں شریک ہونا۔ لین دین۔ سب حرام حرام قطعی حرام ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ ہر پہلو سے انقطاع کلی فرض ہے۔ اسی طرح ان کی اولاد اگر انہی کے مذہب پر چل رہی ہے تو ان کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ ان کے اداروں میں تعلیم دینا یا لینا۔ ان سے علاج معالجہ کرنا۔ کروانا سب حرام ہے۔ دیکھو ۴۔

۵۔ ان سے رواداری اسلام سے بیوفائی اور دین سے غداری ہے۔ یہ احکام صرف علماء کیلئے نہیں ہر مسلمان خاص و عام کیلئے ہیں۔ واللہ اعلم و رسولہ

7.9.2008ء

عبدالقیوم خان

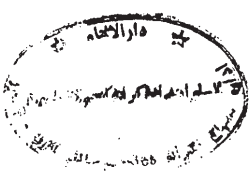

# دارالافتاء دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب
رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطن واعوذ بک رب ان یحضرون

زندیق کا معنی ہے بے دین، بد اعتقاد۔ باطن میں کفر اور ظاہر میں ایمان رکھنے والا (المنجد ص ۴۴۳)

بے دین ہونا، دو خدا ماننا۔ باطن کافر ہونا۔ ظاہری ایمان و باطنی کفر اسکی جمع زنادقہ اور زنادیق ہے۔
(مصباح اللغات ص ۳۳۶)

۲۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فتاوٰی رضویہ شریف جلد ۶ قدیم ص ۸۱ میں تحریر فرماتے ہیں "قادیانی کافر و مرتد ہیں ایسا کہ ہمارے اعلیٰ حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔ جو لوگ پہلے مسلمان تھے بعد میں قادیانی بنے ضرور ضرور کافر و زندیق ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں۔ "واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ کافر۔ مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الاقوال کے معتقد نہ بھی ہوں بلکہ جبکہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفاء شریف میں ہے "نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک" یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک کرے۔

شفا شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰی ہندیہ و درمختار و مجمع الانہر و منح میں ہے "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" جو اسکے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی بدترقسم مرتد کے حکم میں ہے۔ فتاوٰی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ، برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے "ھؤلاء الفرق خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین" یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ج ۶ قدیم ص ۳۰۶)

۳۔ اگر خاوند قادیانی ہو گیا اور بیوی مسلمان ہے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "اولاد صغار ضرور اسکے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ حذرا علی دینھم الا تری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل بخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ج ۶ ص ۳۰۶) یعنی نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے۔ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچہ کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے۔ بچے کے سمجھدار ہونے پر اسکی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے۔ تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور آنے والی اولاد اگر قادیانیوں

کے عقائد رکھے تو وہ بھی کافر و مرتد ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴ ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو انکی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا بسا انہیں غسل و کفن دینا حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام ۔ فتاوی رضویہ شریف ج ۱۴ ص ۴۰۳ ۔ ان سے تجارت و لین دین خرید و فروخت کاروبار فیکٹریوں وغیرہ سے مال فروختا، تعلیم گاہوں ہوٹلوں ہسپتالوں میں جانا علاج کروانا حرام ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ ان سے کسی قسم کی رواداری جائز نہیں یہ جو تجارت وغیرہ سے کماتے ہیں وہ اسلام کے خلاف ہی استعمال کریں گے ۔ لہٰذا ان سے ہر قسم کا مقاطعہ لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (پ ۷ / ۶۸) اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ۔ اور فرمایا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (پ ۱۲ / ۱۱۳) اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم) یعنی ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں فتنے میں نہ ڈال دیں ۔ دوسری حدیث میں فرمایا لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واذا مرضوا لا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم (کنز العمال) یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ انکے ساتھ پیو ۔ بیمار پڑیں تو انکی عیادت نہ کرو۔ مرجائیں تو انکے جنازے پر نہ جاؤ ۔ نہ ان پر نماز پڑھو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو ۔ جو ان کے اموال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ "ومن یتولھم منکم فانہ منھم (پ ۶ / ۵۱) تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے ۔ اور اس کا حشر انہیں کافروں مرتدوں کے ساتھ ہوگا ۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم (المعجم الکبیر) جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اسکا حشر کرے گا ۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھوی الکفرۃ فھو مع الکفرۃ (مجمع الزوائد) جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا ۔

اللہ عزوجل سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن کو پہچاننے کی تمیز دے ۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو تو پہچانے اپنے

دشمن کے سائے سے بھی بھاگے اسکی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اتر آئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، ان کے بدگویوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ آئے گی۔ کیا حشر نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں۔ کیا ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلانا نہیں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴/۴۰۴)

سید عثمان علی شاہ

ھذا جواب صحیح

غلام رسول اشرفی غوثی

دار الافتاء
اندرون بکسالی گیٹ لاہور پاکستان

عبد القدیر

کتبہ!

محمد حسن

۸ شوال ۱۴۲۹ھ

محمد شاہد

۱۴ شوال ۱۴۲۹ھ

## حضرت مولانا مفتی محمد حسن علی رضوی صاحب جامعہ غوثیہ میلسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب۔ ختم نبوت کے منکر مرزائی قادیانی وغیرہم کافر و مرتد بے ایمان دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہیں مرتد کافر کے احکام جو ہیں ہر مسلمان کو معلوم ہیں ان سے ملنا جلنا رشتہ داری عبادت کرنا نماز جنازہ پڑھنا ان کے ساتھ کھانا پینا حرام حرام شدید حرام ہے۔

[illegible]

زندیق کی تعریف: شریعت مطہرہ میں زندیق کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے ''و اما الذندیق فھو الذی یظھر الاسلام و یسر الکفر فاذا عثر علیه قتل و لا یستتاب و الا یقبل قوله فی ادّعاء التوبة الااذا جاء تائبا قبل ظھور زندقته'' زندیق وہ شخص ہے جو (مصنوعی) اسلام کو ظاہر کرے اور (اپنے حقیقی) کفر چھپائے۔ پھر جب اس کا بھید کھل جائے گا تو قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے دعوائے توبہ کو قبول کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنی زندیقیت کے ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کرے (الفقہ الاسلامی: ۶: ۱۸۴)

زندیق کا حکم فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زندیق کو بالاتفاق قتل کیا جائے گا۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے ''اتفق العلماء علی وجوب قتل المرتد لقوله ﷺ من بدل دینه فاقتلوه و قوله علیه السلام لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی الثلاث: الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینه المفارق للجماعة'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرے تو اسے قتل کرو اور دوسری حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا خون (قتل) کسی کے لئے حلال نہیں مگر تین وجوہات سے (۱) شادی شدہ زانی (۲) اور قتل کے بدلے قتل (۳) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا (ج ۶: ۱۸۶)

زندیق کی آئندہ اولاد کا حکم:

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی شریف نے اپنے فتاویٰ الحطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں لکھا ہے کہ اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ ''حذرا علی دینھم الا تری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرھا الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد و العیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عند ھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیه من تعلمه منھا ما تفعله فکذا الفاجرة الخ، و انت تعلم الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا و ذالک عم العقل قطعا فیحرم الدفع الیه و یجب النزع منه و انما احوجنا الی ھذا الان الملک لیس بید الاسلام والا فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانته الا تری الی قولھم لا حضانة لمرتدة لانھا تضرب و تحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول و لکن انا للہ و انا الیه راجعون ولا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم''

نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ردالمحتا میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا۔ اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے۔ تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ۔ اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہٰذا بچے کو اس کے

سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے۔ آپ نے نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پا سکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تو تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے۔

''فی الدر المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة و هی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة الارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة و هو المفاوضة ، او ولایة متعدیة و هو التصرف علی ولده الصغیر ، ان اسلم نفذو ان هلک او لحق بدار الحرب و حکم بلحاقه بطل مختصرا نسأل الله الثبات علی الایمان و حسبنا الله و نعم الوکیل و علیه التکلان ولا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله وصحبه اجمعین، اٰمین. ''

درمختار میں ہے کہ مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے مختصراً ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، ولا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله وصحبه اجمعین، اٰمین. ''

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (ج ۱ : ص ۱۰) ''تم ان سے دور رہو اور انہیں بھی اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''لا تؤاکلوهم و لا تشاربوهم ولا تجالسوه ولا تناکحوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا ما توافلا تشهدوهم ولا تصلوا علیهم و لا تصلوا معهم ''ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کیساتھ نماز پڑھو۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد اقدس نبی ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانہ خلافت میں لے آئے اس کے لئے کھانا منگوایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آکر عرض کی۔ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے، فرمایا: لا تقرأ منی السلام فانی سمعت انه احدث انه احدث میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھم کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا ''و لا نصف کلمة '' آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے فرمایا ازیشاں منہم ہے۔

امام محمد بن سرین شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیث نبی ﷺ سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھاتا ہوں۔ آخر وہ خائب وخاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا کہ اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں گا۔

آئمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے **ولا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم** اور ایسی جگہ مالِ دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا جو عقل سے بہرہ نہیں، یکے نقصان مای دگر شماتت ہمسایہ (ایک تو مال نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی) ہمسایہ کون؟ وہ بئس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔

''**خسر الدنیا والأخرة ذالک ھو الخسران المبین**'' دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا، یہی ہے صریح نقصان۔

ان دلائل سے ثابت ہوا دور حاضر کے تمام عمر، نسل اور اقسام کے قادیانی اور مرزائیوں کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(الف) امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

(ب) ان سے سلام وکلام، میل جول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے۔

(ج) ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت جائز نہیں ہے

(د) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیکریوں سے مال نہ خریدا جائے بلکہ مکمل اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بھی نہ کروایا جائے۔

(ر) ان کے ساتھ رواداری نہ برتی جائے۔

(ذ) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال نہ کی جائیں غرضیکہ مکمل ان کا مقاطعہ کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

حافظ رب نواز

نائب مفتی جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد حسین قادری

# محمد وسیم شوکت صاحب دربار عالیہ نیریاں شریف

حامداً و مصلیاً "بعون الملک الوھاب. اللھم اجعل لی النور والصواب

قادیانی (ربوہی) احمدی، باجماعِ امت، قرآن و حدیث کی روشنی میں کافر ہیں، اور امت مسلمہ کے لیے زہرِ قاتل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان گرامی، "ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیءٍ علیما ہ

اس بارے واضح اور موثر ترین دلیل ہے ترجمہ:۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جاننے والا ہے۔

لہذا قادیانیوں، مرزائیوں، احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام و قطعی ہو گا اور اللہ کے اس فرمان کی واضح مخالفت ہو گی۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ط ترجمہ:۔ تم ظالموں کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہیں پس تم کو آگ پکڑے گی۔

تمام مکاتب فکر کے علماءِ اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھے اور جو لوگ اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے مصروف عمل ہیں انھیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

محمد وسیم شوکت
محی الدین اسلامی یونیورسٹی
دربار عالیہ نیریاں شریف تراڑ کھل
سدھنوتی۔

# دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے جتنے بھی قادیانی ہیں سب اسلام سے خارج ہیں اور ایسے کافر و مرتد کہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جناب رحمۃ للعلمین سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں قرآن واحادیث کی کثیر نصوص اس پر شاہد ودال ہیں اور یہ ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کرنے والا اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور جو ایسے کے کفر میں شک کرے وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد ہے اس مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعوی کر کے اسلام کے اس عقیدے کا انکار کیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان عالی میں نہایت بیباکی کے ساتھ سخت اشد گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالی عنہا کی شانِ جلیل میں وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں۔ چنانچہ

ضرورتاً آپ کے سامنے ان کے چند کفریہ عقائد نمونۃً ذکر کئے جارہے ہیں، خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالاباد (ہمیشہ، ہمیشہ) جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضورِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس بے عقل و بدنصیب نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب وتوہین (جھٹلانے اور ان کی توہین کرنے) کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ سیکڑوں کُفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی انبیاء ودیگر ضروریات دین کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔ چنانچہ

اللہ تبارک وتعالی قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ ن الْمُرْسَلِيْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نوح کی قوم کو، جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔" (پارہ 19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 105) کو دیکھئے کہ فقط سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کے سبب سب نبیوں کو جھٹلانے والے کہلائے ایسی بہت سی آیات اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو سیکڑوں کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا۔ ایسے بدبخت شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں کسی بھی حقیقی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے اقوال پر مطلع ہو کر ایسے کو کافر جاننے میں جو شک کرے خود کافر، اب اس کے چند اقوال بدتر از ابوال پڑھئے۔

ازالہ اوہام صفحہ 533 خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

انجام آتھم صفحہ 52 میں ہے، اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

اللہ تبارک وتعالی نے جو آیات رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں نازل فرمائیں انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ

انجام صفحہ 78 میں کہتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔

نیز یہ آیہ کریمہ وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَاتِی مِنْ بَعْدِ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ سے اپنی مراد لیتا ہے۔

دافع البلاء صفحہ 6 میں ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 688 میں ہے حضرتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام ووحی غلط تھیں۔

صفحہ 8 میں ہے: "حضرت مُوسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت مُوسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی غایۃ مافی الباب میں ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 775 میں ہے: "سورہ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا۔

اسی کے صفحہ 553 میں لکھتا ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔

صفحہ 269 میں ہے: ''ایک باشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور باشاہ کی شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔

اسی کے صفحہ 26.28 میں لکھتا ہے: ''قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔

اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ 533 میں لکھتا ہے: ''براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔

اربعین نمبر 2 صفحہ 13 پر لکھا: ''کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ غور کریں کہ اس بد بخت نے ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا تو ایک طرف رہا پورسیدھی راہ والا بھی نہ مانا۔ اب خاص حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

معیار صفحہ 13: ''اے عیسائی مشنریو، اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

صفحہ 13 اور 14 میں ہے: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس کے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا کہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے۔۔۔؟ وہ احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔۔۔؟

کشتی صفحہ 13 میں ہے: ''مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابنِ مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔

نیز صفحہ 16 میں ہے: ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔

دافع البلا صفحہ 20 میں ہے: ''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔

دافع البلاص 15: ''خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

''دافع البلاء'' ٹائٹل پیج صفحہ ۴ میں لکھا۔ ''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر نہیں ثابت ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ے میں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو کہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ نیز اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کئے مثلاً شریر، مکار، بدعقل، فحش گو بدزبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بدقسمت نرا فریبی، پیرو شیطان۔

حد یہ کہ صفحہ ے پر لکھا: ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور

دوسری جگہ یعنی کشتی صفحہ ۱۶ میں تصریح کردی۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔''

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۶ میں لکھتا ہے حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

غرض اس دجّال قادیانی کے خرافات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہئے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے مکار دجّال کے پیروی کر رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ

جو ان خباثتوں سے مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

ان کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کیلئے بہار شریعت حصہ اول اور فتاوی رضویہ جلد 14.15 کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مذکورہ عقائد و عبارات سے روشن و واضح ہو گیا کہ بلاشبہ قادیانی فرقہ کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں اُن کے ساتھ کھانا پینا، اور تعلقات رکھنا اور ان سے کسی بھی قسم کی مدد لینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ اس سے دنیا و آخرت برباد ہونے کا سخت سخت اور سخت اندیشہ ہے اور آجکل کے نازک دور میں تو اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک میں و احادیث کریمہ میں کافروں بدمذہبوں سے دور ہونے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ

اللہ عزوجل قرآنِ مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ **واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین** ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: ''اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔'' (پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿ **ومن یتولھم منکم فانہ منھم** ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 51)

مزید ارشاد فرمایا ﴿ **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار** ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئیں گی۔ (پارہ 12 سورۃ ہود آیت 113)

اسی آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔'' (تفسیر خزائن العرفان صفحہ نمبر 303 مطبوعہ قدرت اللہ کمپنی لاہور)

سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مرتد کے احکام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام ہے اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا واعظ سننا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعا بخشش کرنا حرام، الخ۔''

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 278 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اُس سے میل جول سب حرام ہے زید اگر جاہل ہے اور ناواقفی میں یہ حرکت اُس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں۔ (فتاوی رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 647 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ حقیقی مسلمان بنتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا سلام و کلام خرید و فروخت ہر طرح کے معاملات فوراً فوراً ختم کر دیں الحمد للہ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اللہ تعالی ان کے ناپاک وجود بلکہ ان کے سائے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

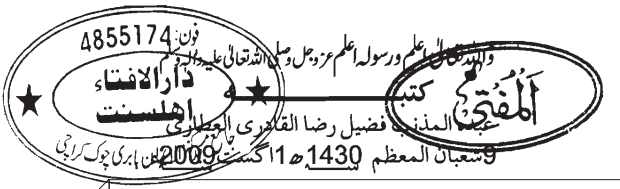


## مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیروکار سر بنائے اپنے عقائد کفریہ رذیلہ شنیعہ قبیحہ کے کافر و مرتد ہیں

مرزائیوں کے چند کفریہ عقائد ملاحظہ ہوں

انبیاء کرام کی توہین حضرت عیسی علیہ السلام کو گالیاں دینا اور آپ کی والدہ صاحبہ پر طعن کرنا اور یہ کہہ کر حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے مرزا کا اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کرام کی پیشین گوئی غلط ہوئی اور وہ معاذ اللہ جھوٹے اور یہ کہنا کہ عیسی علیہ السلام کی آمد ثانی قادیان نامیاں معاذ اللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام اس خون سے پیدا ہوئے اور مرزا کا اپنے آپ کو نبی بتانا اور اپنی طرف وحی الہی کا دعوی کرنا اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کتاب الہی بتانا اور یہ کہ آیت کریمہ و مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد کہ عیسی علیہ السلام اپنی قوم سے فرمایا کہ میں اس عظمت والے رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا اسم گرامی احمد ہے۔ مرزا نے کہا اس سے میں ہی مراد ہوں اور اس کا یہ کہنا یہ مجھ پر اترا تھا۔ انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل اور ہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا (بحوالہ فتاوی رضویہ ج ۱۲ صفحہ ۲۷۹ رضا فاؤنڈیشن) لہذا ان کے ساتھ نشست و برخاست کھانا پینا میل جول حرام ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا گوشت کھانا حرام ان سے دوستی رکھنا حرام اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (القرآن پارہ ۷ رکوع ۱۱) اور اگر تمہیں شیطان بھلوا دے یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو تنبیہ فرمایا اگرچہ وہ تمہارا باپ بھائی یا کوئی قبیلہ کا فرد ہو ان سے دوستی نہ رکھی جائے اللہ تعالی نے فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (القرآن ۵۸ / ۲۲) تم لوگوں کو ایسا نہ پاؤ گے کہ جو اللہ تعالی

اور پچھلے قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان سے دوستی رکھیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اگرچہ ان کے باپ۔ دادا یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلہ کے لوگ ہوں" اور پھر مرزا قادیانی تو ایسا مرتد منافق ہے جس کے بارے میں تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے من شک فی کفرہ فقد کفر (بحوالہ فتاویٰ رضویہ ص ۳۲۱ ج ۱۴) جس نے قادیانی کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے" جو اس باطل فرقے کو یقیناً کافر جانتا ہے پھر اس سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ وہ اس قدر کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اور اسے امام بنانا اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب الحرام کہ پڑھنی گناہ ہے اور لوٹانی واجب اور معاذ اللہ بالآخر اس پر اندیشہ کفر ہے تو اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے ان سے قطع کر دیں بیمار پڑ جائیں تو پوچھنے جانا حرام ان میں سے کوئی مر جائے تو جنازہ پر جانا حرام اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور اس کی قبر پر جانا حرام اللہ تعالیٰ فرماتا ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ (القرآن ۹/۸۴) اور ان میں سے کسی کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑا ہونا واللہ اعلم بالصواب

خادم العلم والعلماء مفتی غسان صلاح الدین مجددی سیوطی

1-7-2009

## جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر سلسلۂ نبوت و رسالت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب کسی قسم کا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ اور اس کے تمام ماننے والے کافر ہیں۔ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ عقیدۂ ختمِ نبوت پر کامل ایمان رکھے، اِس کا اعلان کرے، اِس کا پرچار کرے اور ایسے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا لین دین نہ رکھے۔

چند نادان اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھی جا سکتی ہے تو ان لوگوں سے کیوں نہیں۔ اول تو ان سے بھی دور رہنا چاہیے مگر عرض ہے کہ غیر مسلم اقوام کی اسلام دشمنی تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے مگر یہاں تو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اِس پردے کی آڑ میں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ تو کافروں سے بھی بد تر ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو ایسے عقائدِ خبیثہ کے حامل لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

محمد ندیم کھوکھر سراجی حقانی عفی عنہ

حق حق حق

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۸ء

حضرت صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب مدظلہ صدر جمعیت علماء پاکستان

حضرت مولانا انس نورانی صاحب مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان

حضرت قاری محمد زوار بہادر صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کرنے والا کذاب ہے دجال ہے اسلام کا غدار ہے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ و مشرکین کا ایجنٹ ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان مرزا قادیانی کو اپنا دشمن جان سمجھے اس سے نفرت کا اظہار کرے اس سے ہر قسم کا تعلق توڑ دے اس کا سوشل بائیکاٹ کرے

قادیانی خدا و رسول اسلام مسلمان پاکستان کے اشد ترین دشمن اور مخالف ہیں ہر مسلمان کو ان کی سرکرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے

علماء اسلام نے خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد دین ملت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کے قادیانیوں کے متعلق فتووں پر عمل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ احمد نورانی صدیقی

صدر جمعیت علماء پاکستان و متحدہ مجلس عمل فرمایا کرتے تھے کہ مجھے
اللہ پاک کے کرم سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کے خلاف
میری جدوجہد کے سبب مجھے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت نصیب فرمائے گا

فقیر
شاہ احمد نورانی
MAULANA S.A. NOORANI SIDDIQUI
PRESIDENT: WORLD ISLAMIC MISSION

ترمذی نامدس کی جس نے حفاظت اس جہاں میں کی
ملی دونوں جہاں میں اس کو عزت یا رسول اللہ

محمد زوار بہادر
مہتمم جامعہ محمدیہ رضویہ جلوس نمبر ۵ لاہور

مرکز جمعیت علماء پاکستان
متصل جامعہ محمدیہ رضویہ فردوس مارکیٹ
گلبرگ III لاہور ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر
صدر جمعیت علماء پاکستان
۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ
یوم السبت

## مولانا سید شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان

۷۸۶
۹۲

قادیانی امت دجال قادیان کی امت ہے یہ مذہبی طور پر مرتد
سیاسی طور پر غدار ہیں انہوں نے اسلام کو اتنا نقصان پہنچایا
جتنا یہودی اور عیسائی نہیں پہنچا سکے مرزا قادیانی غلام خان
قادیانی دو مئی ۱۹۰۸ء کو قادیان ضلع گرداس پور انڈیا
میں مر گیا مگر اس کی چھوڑی ہوئی امت دجال
عالم اسلام کیلئے فتنہ بن گئی ۱۹۷۶ء میں پاکستان میں
قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی میں یہ پہلو بھی تھا کہ
قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے یہ فکر
شیخ الاسلام فنا فی المصطفیٰ علامہ امام شاہ احمد نورانی

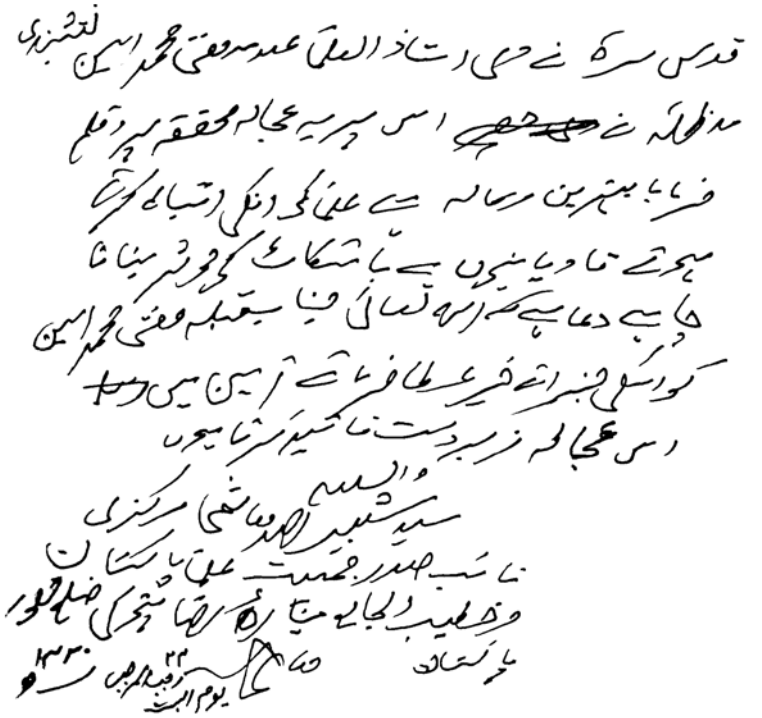

## مفتی محمد ھدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبك خیر الخلق کلهم

(۱) زندیق کی تعریف:۔ من یبطن الکفر ویظهر الایمان یعنی وہ شخص جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ (تاج العروس ۳۷۳/۶) بظاہر ایمان کا اظہار کرتا ہو اور دل سے اس کی تکذیب کرتا ہو، وہ شخص جو کتاب وسنت کی بجائے اپنے عقل وخرد کو عقائد اور افکار ونظریات کی بنیاد بناتا ہو خدا اور رسول کے ارشادات وفرامین کی بجائے وہ اپنی عقل وخرد کو معیار ایمان تصور کرتا ہو (المنجد ص ۳۰۸)

زندیق کا حکم:۔ منافق اعتقادی کی طرح زندیق بھی کافر ہے کیونکہ ایمان میں تصدیق قلبی ضروری ہے اور یہ اسکا انکار کرتا ہے

(۲) دور حاضر کے مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی سب زندیق وکافر ہیں اور جو نعوذ باللہ من ذالک مسلمان ہو پھر وہ مرزائیت کو قبول کرلے ایسا شخص مرتد ہے اور جو لوگ کلمہ پڑھ کر اس کی تشریح کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف کرتے ہوں وہ زندیق ہیں ان کا حکم منافق اعتقادی کی طرح کافر والا ہے۔ ایسے عقائد ونظریات رکھنے والے کوئی بھی ہوں کسی بھی عمر یا علاقے کے ہوں کافر وزندیق ہیں ہیں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(۳) قادیانیوں کی اولاد اگر بالغ ہونے کے بعد اسلام قبول کرلے تو مسلمان ورنہ وہ بھی قادیانیوں کے حکم میں ہیں یعنی کافر وزندیق۔

(۴) ان سے میل جول ، نشست وبرخاست ،خوشی وغمی کی تقریبات میں شریک ہونے یا ان کو شریک کرنے سے گریز کیا جائے تمام شوشل تعلقات ان سے قطعا درست نہیں۔ (سوال کے اجزاء کا مفہوم ایک ہونے کی وجہ سے ایک ہی جواب دیا گیا ہے)

**مفتی محمد ھدایت اللہ پسروری**

مہتمم جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن

ممتاز آباد ملتان

مرزائیوں کے ساتھ نہیں دینی کرنا اور نکاح
کرنا اور ان کے ساتھ کس نائب ناجائز ہے
کیونکہ ختم نبوت کے منکر نہیں اور جو بھی
مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے وہ دائرہ
اسلام سے خارج ہے آستانہ عالیہ آلومہار شریف
کی طرف سے سب پیروں بھائیوں کو یہ حکم ہے
ہے اس آستانہ کی طرف سے حکم ہے کہ
مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔
اور اس فتنہ سے ہوشیار رہیں۔

صاحبزادہ سید افتخار الحسن
آستانہ عالیہ نقشبندیہ آلومہار شریف
۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

# حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب
## نائب مفتی اہلسنّت و جماعت میر پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بتوفیق ملہم الصدق والصواب

مرزائی، قادیانی اور ہر وہ جماعت یا فرد جو عقیدۂ ختم نبوت کا منکر ہے باجماع امت کافر ہے اور اگر پہلے مسلمان تھا پھر یہ عقیدہ باطلہ اختیار کیا تو مرتد واجب القتل ہے۔ ان کے کفر و ارتداد میں شک کرنا بھی کفر و ارتداد ہے۔ ان سے دوستی، محبت و مودت حرام قطعی اور ان سے قطع تعلق کر لینا شرعاً لازم و واجب ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظٰلمون ۝ (التوبہ: ۲۳)

اے ایمان والو! اپنے باپ دادا اور بہن بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کریگا تو وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظالمین (الانعام: ۶۸)

سو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود: ۱۱۳)

اور ان لوگوں کی طرف جھکاؤ نہ رکھو جو ظالم ہیں ورنہ تمہیں جہنم کی آگ جلائے گی۔

ان تمام آیات میں کفار، ظالموں سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے کفر و ارتداد کے ارتکاب سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں قرآن پاک میں ہے:

ان الشرک لظلم عظیم (لقمٰن، ۱۳) بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور اس عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ہمیں قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین واللہ ورسولہ اعلم بالصواب: ناصر سیالوی

علامہ ناصر جاوید سیالوی
نائب مفتی اہلسنت و جماعت میر پور
Cell: 0345 - 5250706

4-6-07

## حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریجہ صاحب مدظلہ

### درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف

قادیانی اور لاہوری ختم النبوت کے قائل نہیں ہیں اور
آقا نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری
نبی نہیں مانتے ہیں لہذا ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں
ہے وہ غیر مسلم ہیں۔ اور مسلمان ان سے ہوشیار رہیں
ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور قادیانیوں سے ہر طرح کا لین دین حرام ہے

خواجہ غلام فرید کوریجہ
چیئرمین تحریک فریدیہ پاکستان سربراہ
سنی سپریم کونسل پاکستان درگاہ عالیہ
سلطان العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید سائیں
کوٹ مٹھن شریف
13-7-2009

## حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا

حامداً ومصلیاً - بلاشک وشبہ قادیانی کافر مرتد ہیں ان کے کفر میں جو شک کرے وہ
بھی کافر ہے۔ جو تحقیق حضرت مولانا مفتی ولی حسن نے فرمائی مجھے مکمل
اس سے اتفاق ہے۔ احمد سعید ہاشمی بلاک ۳۲ سرگودھا

☎713416-717047
احمد سعید ہاشمی
مہتمم معین الاسلام جامعہ قادریہ رجسٹرڈ بلاک نمبر 32 سرگودھا

یا اللہ جل جلالك　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم

# تحفظ ختم نبوت اور ردّ مرزائیت کے سلسلہ میں

عالم اسلام کی عظیم علمی وعملی شخصیت، نامور بزرگ عالم باعمل وروحانی پیشوا، پاسبان مسلک رضا، خلیفۂ مجاز مفتیٔ اعظم عالم اسلام، خلیفۂ اوّل ونائب محدث اعظم پاکستان، فیض یافتۂ امیر ملت محدث علی پوری، پروردۂ نگاہِ فقیہ اعظم محدث کوٹلوی، یادگار اسلاف، فضیلۃ الشیخ، برکۃ الزمان، مفتیٔ اعظم پاکستان، حضرۃ العلام

## الشیخ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) کا

# تاریخی فتویٰ

**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین متین، مفتیان کرام، حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں

مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے ساتھ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اُس کے دجل کی چند مثالیں بھی بیان فرمادیں؟

(فجزاکم اللہ احسن الجزاء)

(یکے از فدایانِ ختم نبوت)

**جواب**:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

**یاد رہے**: کہ لغات میں دجال کا معنی مکار وفریب کار اور کذاب کا معنی بہت جھوٹا ودروغ گو مذکور ہے اور تمیں دجال وکذاب والی حدیث کے مطابق چونکہ مسیلمۂ کذاب کی طرح مسیلمۂ پنجاب غلام احمد قادیانی بھی ایک دجال وکذاب ہے۔ اس لیے اس کی ساری زندگی اور ساری تصانیف کذب ومکر، جھوٹ فریب اور ہیر پھیر وقلابازیوں سے بھرپور ہے اور مرزا غلام احمد اور اس کے لاہوری وقادیانی پیروکار ختم نبوت کے انکار، توہین رسالت کے ارتکاب اور تحریف قرآن کے باعث علماء عرب وعجم کے فتویٰ شرعی کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور جو شخص ان کو ادنیٰ مسلمان سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی کافر اور مرتد ہے اور اس کے ساتھ رشتہ ناطہ، دوستانہ میل ملاپ سب ناجائز۔ **مکمل بائیکاٹ**۔

**چند مثالیں:** مرزا قادیانی کے مکر و جہالت، دجل و کذب کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''
(دافع البلاء ص ۱۱)

''صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

حالانکہ سچے خدا نے اپنے سچے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت ختم فرما دی ہے۔ مرزا کہتا ہے:

ع..... منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد ''میں ہی محمد و احمد مجتبیٰ ہوں'' (درثمین ص ۲۴۸)

حالانکہ اس گستاخ کا نام محمد و احمد نہیں بلکہ صرف غلام احمد ہے۔ غلام ہو کر خود آقائی کا دعویٰ کرنا، نوکر ہو کر گھر کا مالک بن بیٹھنا اور چپڑاسی ہو کر بادشاہی کا مدعی ہونا کس قدر جھوٹ، بغاوت اور غداری ہے اور مرزا قادیانی کی یہ جرأت کس قدر حماقت و شقاوت ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں نازل شدہ آیاتِ قرآنی کے متعلق غلام احمد قادیانی لکھتا ہے ''ایک یہ وحی اللہ ہے

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز (غلام احمد) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ وحی اللہ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۹)

اس وحی الٰہی میں میرا (غلام احمد کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

اس سے بڑھ کر دجل و کذب چوری و فریب کاری قرآن پاک میں تصرف و تحریف اور محمد رسول اللہ سے عداوت و بغاوت اور کیا ہوگی کہ آپ کی شان میں نازل شدہ صریح آیات پاک کو ایک ناپاک شخص بعینہ اپنی طرف وحی الٰہی بیان کرے۔ ایک نام کامنی آرڈر کوئی دوسرا شخص وصول کرنے پر اگر مجرم اور مکار ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی آیت، نام اور رسالت اپنی طرف نسبت کرنے والا غلام احمد کیوں مجرم و مکار اور باغی و غدار نہیں۔

☆ اور پاکستان میں وزیر اعظم اور صدر، وزیر اعلیٰ اور گورنر، ڈی سی اور ایس پی کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا جعلی صدر اور وزیر اعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ، ڈی سی اور ایس پی ناقابل برداشت مجرم ہے تو ایک امت میں سب سے سچے اور سب سے بڑے رسول و نبی ﷺ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا جعلی و بناسپتی رسول و نبی کس طرح برداشت ہو سکتا ہے؟

☆ اگر پاکستان کی منظور شدہ رائج الوقت کرنسی و سکہ کے مقابلہ میں کوئی جعلی کرنسی و سکہ ناقابل معافی جرم ہے تو قیامت تک ہر زمان و مکان کے لئے رسالت محمدی ﷺ کے رائج الوقت کھرے سکہ کے مقابلہ میں قادیانی نبوت کا جعلی و کھوٹا سکہ کیوں ناقابل معافی جرم نہیں؟

☆ اگر حکومت پاکستان ہر شہری کی جان، مکان اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے تو نبوت کے عظیم محل اور ناموس رسالت کے تحفظ کی حکومت کیوں ذمہ دار نہیں جبکہ پاکستان کا قیام اور ارباب حکومت کا اقتدار سب کلمۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت ہے۔

**پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)**

خادم اہلسنّت: الفقیر ابوداؤد محمد صادق

ابوداؤد محمد صادق